امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تلقین

ملک عبدالرشید عراقی (سوہدرہ)

اسلامی تاریخ کا ایک عہد سعادت وہ تھا جب خلیفہ وقت لوگوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی نہ صرف ترغیب فرماتا تھا بلکہ انہیں تاکید کرتا تھا کہ اگر میں کوئی ایسا کام کروں جو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جائز نہیں ہے تو اس پر مجھے متنبہ کرو۔ خلیفہ وقت آخرت کی باز پرس سے خوف زدہ رہتا تھا۔ اور اس کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برا ہو جو اس کے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے

اس وقت کی حکمرانی بادشاہت نہ تھی بلکہ محض نیابت وخلافت اور اللہ کی امانت تھی وقت کا حکمران تمام معاملات میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھتا تھا اس لئے خلیفہ کی طرف سے یہ حکم عام تھا کہ وہ برسر عام اس پر تنقید کر سکتے ہیں اسلامی تاریخ کے سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت خلافت کے بعد جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا اس میں یہ الفاظ موجود تھے۔

لوگو! میں تمہارا امیر بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں پس اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرنا اگر برا کروں تو مجھے سیدھا کر دو (تاریخ ابن کثیر ۲۴۸/۵)

یہ کوئی یوں ہی رسمی سا اعلان نہ تھا بلکہ اس پر پوری طرح عمل بھی کیا جاتا تھا تنقید آزادی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا

اسمعوا واطیعوا

اے لوگو سنو اور اطاعت کرو

بھرے مجمع میں ایک بدو اٹھا اور اس نے کہا

لا نسمع ولا نطیع

ہم نہ آپ کی سنیں گے اور نہ اطاعت کریں گے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایاں کیوں

بدو نے جواب دیا

جب تک آپ یہ نہ بتادیں کہ آپ کے جسم کا اتنا لمبا کرتا کیسے بن گیا جب کہ مال غنیمت کی جو چادریں تقسیم ہوئی تھیں ان میں کوئی اتنی بڑی نہ تھی کہ اس سے آپ کا کرتا تیار ہو سکے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ تم اس کا جواب دو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں نے اپنے حصے کی چادر بھی امیر المومنین کو دے دی تھی اور اس طرح دو چادروں سے کرتا تیار ہوا ہے۔

یہ سن کر بدو نے کہا

اے امیر المومنین اب آپ فرمایئے ہم آپ کا حکم سنیں گے اور آپ کی اطاعت کریں گے۔

تنقید کی یہ وہ آزادی تھی کہ اس دور میں جسے جمہوریت و مساوات کا دور کہا جاتا ہے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا بدو کی یہ تنقید حضرت عمر فاروقؓ پہلے خلیفہ کی ذات پر تنقید تھی ان کی امانت و دیانت پر تنقید تھی اور تنقید بھی بھرے مجمع میں لیکن اس تنقید سے نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر کوئی بل آیا اور نہ بھرے مجمع میں کسی ایک نے بھی اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی سمجھا۔ اور نہ اسے ان کی توہین و تنقیص قرار دیا۔

اسلامی تاریخ کا یہ بڑا روشن پہلو ہے کہ ہر دور میں ایسے مردان حق پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اپنی جان پر کھیل کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا ایک طرف اگر ایسے علماء وفقہا کا گروہ ہے جس نے اقتدار کی خواہشات کے مطابق فتوے دیئے ہیں تو کچھ ایسے علماء حق بھی ہر دور میں موجود رہے ہیں جن کی جرات، حق گوئی و بیباکی اور بے غرضی نے پاسبانی حق کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔

امام نوویؒ

امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی کا شمار اساطین محدثین کرام میں ہوتا ہے ائمہ فن اور

ارباب سیر نے ان کے حفظ وضبط عدالت وثقافت اور امانت و دیانت کا اعتراف کیا ہے علم حدیث اور اس کے متعلقات فنون پر ان کو مکمل واقفیت حاصل تھی اور فقہ وافتاء میں بھی ممتاز تھے فقہ شافعی کے جلیل القدر امام تھے ان کی شہرہ آفاق تصنیف صحیح مسلم کی شرح ہے جس کو شروح حدیث میں شاہکار کی حیثیت حاصل ہے۔

امام نووی کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادائیگی سے کبھی غافل نہیں رہے۔ امراء وسلاطین کو بھی معروف کی تلقین کرتے اور منکر سے روکتے تھے اس معاملہ میں بڑے جری اور بے باک تھے اور اس میں کسی مصلحت ومداہنت کے قائل نہ تھے حق گوئی کی پاداش میں ان کو امراء کے غیظ وغضب کا نشانہ بھی بننا پڑا انہوں نے سلاطین اور امراء کو خطوط لکھ کر امور خیر کی تلقین کی اور معاصی سے بچنے کی دعوت دی۔

بادشاہ کے نام امام نوویؒ کا ایک مکتوب

امام جلال الدین سیوطیؒ نے امام نوویؒ کے کئی مکتوب اپنی کتاب ''حسن الحاضرہ'' میں درج کئے ہیں ذیل میں امام صاحب کے ایک مکتوب کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے اس مکتوب کا پس منظر یہ ہے کہ سلطان ظاہر بیبرس نے ایک بار حکم دیا کہ دمشق کے باشندوں کے املاک وجائیداد پر قبضہ کرلیا جائے اور جب تک ہر شخص اپنی جائداد اور املاک کا ثبوت نہ بہم پہنچائے حکومت کا قبضہ نہ ہٹے''

سلطان کے اس حکم شاہی سے عوام میں جو اضطراب اور بے چینی پھیلی اس کا اندازہ آج بھی کیا جاسکتا ہے اس وقت امام نووی نے سلطان کو حسب ذیل مکتوب لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین

اور یاددلائیے اس لئے کہ یاددہانی مومنین کو نفع بخشتی ہے (الطور ۵۵)

وتعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی اللاثم والعدوان

اور نیکی کے کام میں تعاون کرو اور گناہ و بغاوت کے کام میں تعاون نہ کرو (المائدہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

الدين النصيحة

دین نصیحت و خیر خواہی ہے

ان نصوص کی روشنی میں ہم پر واجب ہے کہ ہم ایسے امور جو قواعد اسلام کے خلاف ہوں اس کی اطلاع آپ کو دیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکومت عطا کر کے ہم پر اور تمام مسلمانوں پر احسان و انعام کیا ہے اس لئے کہ وہ آپ کے ذریعہ دین کی نصرت اور مسلمانوں کی مدافعت کا اہم کام لے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض قلیل مدت میں بڑی بڑی فتوحات عطا کی ہیں دشمنوں کو اس نے ذلیل و کمزور کر دیا ہے اور ان کے دلوں میں آپ کا رعب ڈال دیا ہے آپ کی تلوار نے فسادیوں کی جڑیں کاٹ دی ہیں اور تمام شہر و دیار میں امن و اطمینان کی فضا پیدا ہو گئی ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ امن و عافیت دائمی ہو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر ہم پر واجب ہے اور اس نے اپنے شکر گزار بندوں سے اپنے فضل و کرم کی زیادتی کا وعدہ فرمایا ہے۔

لئن شکرتم لازیدنکم

(اگر تو تم شکر گزاری کرو گے تو ہم تمہیں اپنے فضل و کرم سے اور زیادہ نوازیں گے (ابراہیم)

مسلمانوں کے املاک و اموال پر حکومت کے قبضہ اور ملکیت کے اسناد و وثائق کے مطالبہ نے جو ضرر پہنچایا ہے اس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے علماء امت میں سے کسی ایک کے نزدیک بھی اس طرح کی سختی اور ایسا مطالبہ جائز نہیں ہے تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ قبضہ دلیل ملک ہے، یعنی جس شخص کے قبضے میں جو شے ہے وہ اس کی ملک سمجھی جائے گی خواہ مخواہ اس سے اس کی ملکیت کا ثبوت نہیں مانگا جائے گا۔

آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ شریعت پر عمل کرنا پسند کرتے ہیں اور اپنے تابعین کو اس کی وصیت کرتے ہیں اس لئے آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اس حکم کو واپس لیں اور رعیت کو اس مصیبت سے نجات بخشیں اللہ تعالیٰ آپ کو مصائب سے نجات عطا کرے گا رعیت آپ کے لئے دعا کرے

گی اوراس کی برکتیں پورے ملک میں ظاہر ہوں گی میں اپنا مکتوب اس حدیث پر ختم کرتا ہوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اوراس طریقے پر قیامت تک جو لوگ عمل کرتے رہیں گے ان سب کا اجر بھی اسے ملے گا اور جس نے کوئی برا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا گناہ ہوگا اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے ان سب کے گناہ میں وہ شریک ہوگا۔ (مشکوۃ)

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سلطان کو سنت حسنہ کے اجراء کی توفیق بخشے اور سنت سیئہ کے اجراء سے بچائے۔ یہ وہ سنت ہے جو ہم پر سلطان کے لئے واجب تھی۔...... (والسلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ)

سلطان بیبرس اور امام نوویؒ

سلطان بیبرس نے جو وہ تاتاریوں سے جنگ کرنے کے لئے مصر سے نکلا اور شام پہنچا تو وہاں کے علماء سے یہ فتویٰ حاصل کیا کہ

اس جنگ کی تیاری کے لئے رعیت کے اموال پر تصرف جائز ہے اور وہ اس کام کے لئے رعایا کے اموال پر قبضہ کرسکتا ہے

تمام علماء شام نے فتویٰ پر دستخط کر دیئے لیکن امام نووی نے دستخط نہیں کئے جب سلطان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تو اس نے امام نووی کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ اور امام صاحب کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ تمام علماء نے دستخط کر دیئے ہیں آپ بھی دستخط کر دیں لیکن امام صاحب نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اس کے بعد دونوں میں جو گفتگو ہوئی وہ یہ تھی۔

سلطان بیبرس:۔ آپ دستخط کیوں نہیں کرتے آخر اس کا سبب کیا ہے۔

امام نووی:۔ میں جانتا ہوں کہ تم امیر بندقدار کے غلام تھے اور تمہارے پاس کچھ نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا اور تمہیں بادشاہت عطا کی میں نے سنا ہے کہ تمہارے پاس ایک ہزار غلام ہیں اور غلام کے پاس سونے کا کمر بند ہے دو سو لونڈیاں ہیں اور ہر لونڈی کے پاس زیورات کا ایک بکس ہے جب تم یہ تمام دولت صرف کر لو گے اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں کے پاس صوف کے کمر بند اور معمولی لباس کے سوا کچھ نہ ہوگا تب میں تمہیں فتویٰ دونگا کہ رعیت کے مال پر ہاتھ ڈالو۔

سلطان بیبرس:۔ انتہائی غصے کی حالت میں تم میرے شہر دمشق سے نکل جاؤ

امام نووی:۔ السمع والطاعہ میں آپ کے اس حکم کی اطاعت کرتا ہوں چنانچہ امام نووی دمشق سے نکل گئے اور

ایک دیہات میں اقامت گزین ہو گئے بعد میں شام کے علماء نے سلطان سے عرض کیا کہ امام نووی اپنے دور کے جلیل القدر عالم دین ہیں اوران کا شمار زمانہ حال کے اساطین علماء دین میں ہوتا ہے۔ علم وفضل' زہد' ورع' تقویٰ وطہارت' حفظ وضبط اور عدالت وثقافت میں اس وقت ان کی مثل اور کوئی عالم موجود نہیں ہے۔

عوام وخواص میں ان کا مرتبہ ومقام بہت بلند ہے اور وہ سب ان کی اقتدا کرتے ہیں۔

اس لئے ان کا دمشق سے نکل جانا مناسب نہیں ہے آپ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں۔

علماء دمشق کی یہ گفتگو سن کر سلطان بیرس نے امام نووی کی مراجعت کا حکم صادر کر دیا اور جب امام صاحب کو اس کی اطلاع دی گئی کہ سلطان نے اپنا حکم واپس لے لیا ہے اس لئے آپ دمشق واپس تشریف لے آئیں تو امام صاحب نے دمشق واپس آنے سے انکار کر دیا اور فرمایا

جب تک سلطان دمشق میں موجود ہے میں وہاں نہیں جا سکتا اس واقعہ کے ایک ماہ بعد سلطان بیبرس نے اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دینی تعلیم اور عصری تقاضوں کے تناظر میں
صفاء اسلامک سنٹر کا ایک انقلابی قدم
دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کیلئے ایم اے میڈیا سٹڈیز (جرنلزم) ریگولر صبح کے وقت
یہ حکومت سے منظور شدہ ڈگری ہے جس کے حصول کے بعد طلبہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے مختلف شعبوں میں باوقار ملازمت حاصل کر سکیں گے۔ دوران تدریس طلبہ کو عملی مشق کروائی جائے گی اور انگریزی میں خصوصی مہارت پیدا کی جائے گی۔
اہلیت کسی بھی وفاق سے شہادۃ العالمیہ کی ڈگری مع بی اے داخلہ 15 شوال 1430ھ سے دارالاقامہ کی سہولت
شام کے کورسز (بلا معاوضہ) دینی مدارس کے اساتذہ' فارغ التحصیل علماء اور طلبہ کے لئے
☆ میٹرک' ایف اے' بی اے کی انگلش کی تیاری ☆ کمپیوٹر ☆ انگریزی زبان میں مہارت ☆ جدید علوم میں محاضرات
اوقات کار 5.00 بجے سہ پہر تا 8.00 بجے شام داخلہ 15 شوال 1430ھ سے
مزید معلومات اور رابطے کیلئے
A-135 حمزہ بلاک' بالمقابل فاروق ہسپتال' علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
صفاء اسلامک سنٹر فون: 042-6149359 موبائل: 0323-4803545
مدیر پروفیسر ڈاکٹر محمد امین